بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اول

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
باب ۲۳	اخذ بالسنۃ وشواہد کتاب	۱۴۰
	کتاب التوحید	
باب ۱	حدوث عالم واثبات المحدث	۱۴۵
باب ۲	اس کا بیان کہ اللہ شے ہے	۱۶۲
باب ۳	وہ نہیں پہچانا گیا مگر اپنی ذات ...	۱۶۷
باب ۴	ادنےٰ معرفت	۱۶۹
باب ۵	باب المعبود	۱۷۱
باب ۶	باب الکون والمکان	۱۷۲
باب ۷	باب النسبت	۱۷۸
باب ۸	کیفیت میں کلام کرنے کی ممانعت	۱۸۰
باب ۹	ابطال رویت	۱۸۴
باب ۱۰	اس وصف کی نہی جو خدا نے اپنے لیے نہیں بیان کیا	۱۹۲
باب ۱۱	نہی جسم وصورت	۱۹۹
باب ۱۲	[illegible] ـ صفات الذات	۲۰۴
باب ۱۳	تتمہ باب سابق	۲۰۸
باب ۱۴	ارادہ صفات فعل سے ہے اور تمام صفات فعل	۲۱۰
باب ۱۵	حدوث الاسماء	۲۱۵
باب ۱۶	اسماء کے معنی اور ان کا اشتقاق	۲۱۹
باب ۱۷	تتمہ باب سابق ۔ اسمائے اللہ اور اسمائے مخلوق کے معنی میں فرق	۲۲۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
باب ۱۸	تاویل لفظ صمد	۲۳۴
باب ۱۹	حرکت وانتقال	۲۳۷
باب ۲۰	بیان عرش وکرسی	۲۴۳
باب ۲۱	بیان روح	۲۵۴
باب ۲۲	جوامع التوحید	۲۵۵
باب ۲۳	باب النوادر	۲۶۱
باب ۲۴	باب البداء	۲۷۶
باب ۲۵	سات چیزوں کے بغیر آسمان و زمین میں کچھ پیدا نہیں ہو سکتا	۲۸۴
باب ۲۶	باب مشیت وارادہ	۲۸۶
باب ۲۷	ابتلاء واختیار	۲۹۱
باب ۲۸	سعادت وشقاوت	۲۹۱
باب ۲۹	خیر وشر	۲۹۴
باب ۳۰	الجبر والقدر والامر بین الامرین	۲۹۶
باب ۳۱	الاستطاعۃ	۳۰۵
باب ۳۲	بیان وتعریف و لزوم حجت	۳۰۹
باب ۳۳	تتمہ باب سابق	۳۱۲
باب ۳۴	مخلوق پر خدا کی حجتیں	۳۱۳
باب ۳۵	ہدایت من جانب اللہ ہے	۳۱۵

جگہ اور حیثیت سے اور کیفیت سے۔ اس کی تعریف کیونکر ہو جبکہ وہ کیفیت کا پیدا کرنے والا ہے وہ کیونکر کیفیت سے متعلق ہوگا۔ ہم نے کیف کی معرفت حاصل کی ہے جبکہ اسی نے ہم کو تکیف بہ کیفیت کیا ہے۔

ہم کیونکر موصوف کریں گے اس کو جگہ سے، درآنحالیکہ وہ جگہ کا پیدا کرنے والا ہے اس کو پیدا کرنے کے بعد جگہ کا اطلاق ہوا ہے پس حادث ہے ہم نے جگہ کی معرفت اس وقت حاصل کی کہ اس نے جگہ کو بنایا اور کسی حالت وحیثیت سے ہم اس کو موصوف کیسے کرسکتے ہیں جبکہ ہر حیثیت کو حیثیت اسی نے دی ہے

بس خدا اپنی قدرت سے ہر جگہ میں داخل ہے اور ہر جگہ سے علیحدہ ہے (اس کے لئے نہ کوئی کیفیت ہے نہ مکان نہ حیثیت، وہ ان سب چیزوں کا خالق ہے اور یہ اس کی مخلوق اور حادث ہیں اور مخلوق کا وصف خالق سے نہیں ہوسکتا) خدا کا ادراک بینائیاں نہیں کرتیں۔ البتہ وہ ان کا ادراک کرتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے۔

باب یازدہم (۱۱)

نہی جسم وصورت

٥(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِسْمِ وَالصُّورَةِ)٥

۱ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ يَرْوِي عَنْكُمْ أَنَّ اللهَ جِسْمٌ صَمَدِيٌّ نُورِيٌّ، مَعْرِفَتُهُ ضَرُورَةٌ، يَمُنُّ بِهَا عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ خَلْقِهِ، فَقَالَ عليه السلام: سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، لَا يُحَدُّ وَلَا يُحَسُّ وَلَا يُجَسُّ وَلَا تُدْرِكُهُ [الْأَبْصَارُ وَلَا] الْحَوَاسُّ وَلَا يُحِيطُ بِهِ شَيْءٌ وَلَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تَخْطِيطٌ وَلَا تَحْدِيدٌ

۱۔ علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہشام بن الحکم نے آپ حضرات سے یہ روایت کی ہے کہ خدا جسم ہے صمدی اور نورانی ہے اور اس کی معرفت ضروری ہے اپنی مخلوق میں جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے حضرت نے فرمایا پاک ہے وہ اللہ جسے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہے کوئی معبود

اس کے سوا نہیں اس کی کوئی مثل نہیں وہ سمیع و بصیر ہے نہ اس کی کوئی حد ہے نہ وہ محسوس ہوتا ہے نہ تلاش کیا جاتا ہے بینائیاں اور حواس اس کو نہیں پاسکتے۔ نہ کوئی شے اس کا احاطہ کرتی ہے نہ وہ جسم ہے نہ صورت نہ اس کے لئے خط ہے نہ حد۔

٢ - محمد بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن حمزة بن محمد قال: كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام أسأله عن الجسم والصورة، فكتب: سبحان من ليس كمثله شيء لا جسم ولا صورة.
ورواه محمد بن أبي عبد الله إلا أنه لم يسم الرجل.

۲۔ حمزہ ابن محمد نے بیان کیا کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا جسم و صورت کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا پاک ہے وہ اللہ جس کی مثل کوئی نہیں۔ نہ وہ جسم ہے نہ صورت۔

٣ - محمد بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع، عن محمد بن زيد قال: جئت إلى الرضا عليه السلام أسأله عن التوحيد فأملى علي: الحمد لله فاطر الأشياء إنشاء ومبتدعها ابتداعا بقدرته وحكمته، لا من شيء فيبطل الاختراع، ولا لعلة فلا يصح الابتداع، خلق ما شاء كيف شاء متوحدا بذلك لإظهار حكمته وحقيقة ربوبيته، لا تضبطه العقول ولا تبلغه الأوهام ولا تدركه الأبصار ولا يحيط به مقدار، عجزت دونه العبارة وكلت دونه الأبصار وضل فيه تصاريف الصفات، احتجب بغير حجاب محجوب واستتر بغير ستر مستور، عرف بغير رؤية ووصف بغير صورة ونعت بغير جسم، لا إله إلا الله الكبير المتعال.

۳۔ محمد بن زید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے توحید کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے لکھ کر بھیجا حمد ہے اس خدا کے لئے جو اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اور اس نے اپنی قدرت و حکمت سے چیزوں کو ایجاد کیا، کوئی ایجاد کو باطل قرار نہیں دے سکتا اور نہ اس کے لئے کوئی علت ہے کہ اس کی ابتداء صحیح نہ ہو۔ اس نے جو چاہا پیدا کیا۔ اور وہ اکیلا ہے اور یہ پیدا کرنا اپنی حکمت کے اظہار کے

اپنی ربوبیت کے اعلان اور اس کی حقیقت کے بیان کے لیے تھا۔ عقول اس کو ضبط میں نہیں لا سکتیں، اوہام اس تک پہنچ نہیں سکتے، ابصار اس کا ادراک نہیں کرتے اور کسی مقدار سے اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور عبارتیں اس کے اوصاف کے بیان سے عاجز ہیں اور بینائیاں اس کے ساحت جلال تک پہنچنے سے تھک گئی ہیں اور صفانت کے تغیر وہاں تک جا کر گم ہو گئے ہیں وہ پوشیدہ ہے مگر بغیر کسی پردہ کے اور مستور ہے بغیر کسی روک کے وہ پہچانا ہوا ہے بغیر دیکھے ہوئے وہ وصف کیا جاتا ہے اور بغیر صورت کے اور تعریف کیا جاتا ہے بغیر جسم کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ اور عالی مرتبت ہے۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: وَصَفْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَوْلَ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ الْجَوَالِيقِيِّ وَحَكَيْتُ لَهُ قَوْلَ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ جِسْمٌ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ، أَيُّ فُحْشٍ أَوْ خَنَا أَعْظَمُ مِنْ قَوْلِ مَنْ يَصِفُ خَالِقَ الْأَشْيَاءِ بِجِسْمٍ أَوْ صُورَةٍ أَوْ بِخِلْقَةٍ أَوْ بِتَحْدِيدٍ وَأَعْضَاءٍ، تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوّاً كَبِيراً.

۴۔ محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بیان کیا قول ہشام بن سالم الجوالیقیؒ کا اور ہشام بن الحکم کا کہ خدا جسم ہے حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مشابہ نہیں کسی چیز سے جو نامعقول ہے اور جس میں مادہ فساد ہے یعنی حادث و فانی ہے اور عظیم تر ہے ہر اس شخص کے قول سے جو وصف بیان کرتا ہے خالق اشیاء کا جسم اور صورت سے اور اعضاء مخلوق سے یا اس کے لئے حد بندی کرتا ہے یا اعضاء تجویز کرتا ہے پاک ہے اللہ ان تمام باتوں سے اور اس کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

توضیح - اس حدیث میں اور اس سے پہلے بھی ایک حدیث میں ہشام بن سالم اور ہشام بن الحکم کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ جسم تعالیٰ کے قائل تھے۔ لہذا یہ محل نظر ہے کیونکہ یہ دونوں بزرگ امام جعفر صادقؑ کے اصحاب خاص میں سے تھے یا تو ان دونوں نے کسی جگہ بصورت تنبیہ ایسا کہا ہوگا یا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے یہ لوگ اس عقیدہ کے ہوں گے یا یہ صورت ہوگی کہ کسی جلسہ میں دونوں نے ایک فرضی نزاع قائم کر کے مخالفوں کے دلائل کو سننا چاہا ہوگا اور پھر اس کا جواب دیا ہوگا یا یہ کہ سننے والے نے ان

کے کلام کو سمجھا نہیں۔ انھوں نے جسم فرض کرکے اس کی تردید میں اقوال بیان کی ہوں گی یا ان کا کلام مخالفین کے کلام سے مخلوط کردیا گیا ہے یا مخالفوں نے اس عقیدہ کو ان کی طرف منسوب کرکے بیان کیا ہے اور اس حدیث کے راوی نے ان مخالفوں سے سن کر امام کے سامنے بیان کیا ہے چنانچہ ان مخالفوں نے ایسے غلط عقیدے زرارہ، مومن طاق اور میثمی کے متعلق بھی لوگوں کے سامنے بیان کئے تھے امام نے مصلحتاً یہ نہ کہا کہ ان لوگوں کے متعلق مخالفوں کا غلط پروپیگنڈا ہے بلکہ اس کے بجائے جو عقیدہ کی صحیح صورت تھی وہ بیان کردی۔ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے ہشامین کی اس عقیدہ سے برات کے متعلق بہت سی دلیلیں اپنی کتاب شافی میں بیان فرمائی ہیں۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ الرُّخَّجِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَمَّا قَالَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فِي الْجِسْمِ وَ هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ فِي الصُّورَةِ فَكَتَبَ: دَعْ عَنْكَ حَيْرَةَ الْحَيْرَانِ وَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، لَيْسَ الْقَوْلُ مَا قَالَ الْهِشَامَانِ.

۵۔ محمد بن الفرج سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ہشام بن الحکم اور ہشام ابن سالم کے متعلق لکھا کہ وہ جسم و صورت کے قائل ہیں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ حیران لوگوں کی حیرت کو چھوڑو اور شیطان کے متعلق خدا سے پناہ مانگو۔ دونوں ہشام نے جیسا کہا یہ بات نہیں ہے یعنی خدا نہ صاحب جسم ہے نہ صورت۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ ظَبْيَانَ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ يَقُولُ قَوْلاً عَظِيماً إِلَّا أَنِّي أَخْتَصِرُ لَكَ مِنْهُ أَحْرُفاً فَزَعَمَ أَنَّ اللهَ جِسْمٌ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ شَيْئَانِ: جِسْمٌ وَفِعْلُ الْجِسْمِ، فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الصَّانِعُ بِمَعْنَى الْفِعْلِ وَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بِمَعْنَى الْفَاعِلِ: فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: وَيْحَهُ أَمَا عَلِمَ أَنَّ الْجِسْمَ مَحْدُودٌ مُتَنَاهٍ وَالصُّورَةَ مَحْدُودَةٌ مُتَنَاهِيَةٌ فَإِذَا احْتَمَلَ الْحَدَّ احْتَمَلَ الزِّيَادَةَ وَ النُّقْصَانَ وَ إِذَا احْتَمَلَ الزِّيَادَةَ وَ النُّقْصَانَ كَانَ مَخْلُوقاً قَالَ: قُلْتُ: فَمَا أَقُولُ؟ قَالَ: لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَ هُوَ مُجَسِّمُ الْأَجْسَامِ وَمُصَوِّرُ الصُّوَرِ، لَمْ يَتَجَزَّ؛ وَلَمْ يَتَنَاهَ وَلَمْ يَتَزَايَدْ وَلَمْ يَتَنَاقَصْ؛ لَوْ كَانَ كَمَا يَقُولُونَ

لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْخَالِقِ وَالْمَخْلُوقِ فَرْقٌ وَلَا بَيْنَ الْمُنْشِئِ وَالْمُنْشَأ لَكِنْ هُوَ الْمُنْشِئُ فَرْقٌ بَيْنَ مَنْ جَسَّمَهُ وَصَوَّرَهُ وَأَنْشَأَهُ، إِذْ كَانَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ وَلَا يُشْبِهُ هُوَ شَيْئاً

۶۔ محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے یونس ابن ظبیان کو کہتے سنا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ ہشام بن الحکم نے ایک بہت بڑی بات بیان کی ہے اس کو اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ اس کا گمان یہ ہے کہ اللہ جسم رکھتا ہے اور دلیل یہ بیان کی ہے کہ تمام اشیاء کی حقیقت دو چیزیں ہیں ایک جسم دوسرے فعل جسم۔ پس صانع عالم بمعنی فعل تو ہے نہیں پس لامحالہ بمعنی فاعل ہوگا۔

حضرت نے فرمایا وائے ہو اس پر کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جسم محدود متناہی ہے اسی طرح صورت پس جس کو محدود مان لیا گیا اس کے لئے زیادتی و نقصان بھی ماننا پڑے گا اور جس کے لئے نقصان و زیادتی ہے وہ مخلوق ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا پھر میں کیا کہوں، فرمایا وہ نہ جسم ہے نہ صورت، وہ جسموں کا پیدا کرنے والا اور صورتوں کا بنانے والا ہے نہ وہ صاحب اجزاء ہے اور اس کی انتہا ہے نہ کم ہوتا ہے نہ زائد۔ اگر وہ ایسا ہوتا جیسا لوگ کہتے ہیں تو خالق و مخلوق کے درمیان کوئی فرق نہ ہوتا اور نہ پیدا کرنے والے اور پیدا ہونے والے کے درمیان۔ وہ پیدا کرنے والا ہے، فرق ہے مخلوق کے اور اس کے درمیان جو جسموں کا بنانے والا، صورت گری کرنے والا اور ایجاد کرنے والا ہے کیونکہ وہ نہ کسی چیز سے مشابہ ہے نہ اس سے کوئی شے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ زَعَمَ أَنَّ اللهَ جِسْمٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، عَالِمٌ، سَمِيعٌ، بَصِيرٌ، قَادِرٌ، مُتَكَلِّمٌ، نَاطِقٌ. وَالْكَلَامُ وَالْقُدْرَةُ وَالْعِلْمُ يَجْرِي مَجْرىً وَاحِدٍ، لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا مَخْلُوقاً فَقَالَ: قَاتَلَهُ اللهُ أَمَا عَلِمَ أَنَّ الْجِسْمَ مَحْدُودٌ وَالْكَلَامَ غَيْرُ الْمُتَكَلِّمِ مَعَاذَ اللهِ وَأَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ، لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تَحْدِيدٌ وَكُلُّ شَيْءٍ سِوَاهُ مَخْلُوقٌ، إِنَّمَا تَكَوَّنَ الْأَشْيَاءُ بِإِرَادَتِهِ وَمَشِيئَتِهِ، مِنْ غَيْرِ كَلَامٍ وَلَا تَرَدُّدٍ فِي نَفَسٍ وَلَا نُطْقٍ بِلِسَانٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ ہشام ابن الحکم کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ

صاحب جسم ہے اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ وہ عالم ہے سمیع و بصیر ہے۔ قادر ہے ناطق ہے متکلم ہے اور کلام و قدرت و علم و قائم مقام ذات واحد کے لئے ہیں ان میں سے کوئی چیز مخلوق نہیں۔ فرمایا اللہ اس کو قتل کرے کیا اسے نہیں معلوم کہ جسم محدود ہوتا ہے اور کلام متکلم کا غیر ہوتا ہے خدا کی پناہ کہ میں اللہ کو اس قول سے بری جانتا ہوں۔ اس کے نہ جسم ہے نہ اس کے لئے حد ہے اس کے سوا ہر شے مخلوق ہے تمام چیزیں اس کے ارادہ اختیار سے پیدا ہوتی ہیں لیکن اس کے لئے نہ کلام کرنے کی ضرورت ہے نہ اس کے نفس میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور نہ اس کا تعلق زبان سے ہے

توضیح۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں ہشام بن الحکم کا یہ عقیدہ صحبت امام جعفر صادق علیہ السلام میں آنے سے پہلے ہوگا۔ راوی نے بعد عقیدہ سے بے خبر ہو کر اس کو بیان کر دیا اور امام علیہ السلام نے جو قاتلہ اللہ فرمایا یہ خبر ماضی سے متعلق ہے نہ حال سے اور ممکن ہے یہ کلام ہشام ابن سالم کے ساتھ کسی بحث میں ہوا اور قاتلہ اللہ کی ضمیر اس قول کے قائل کی طرف ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: وَصَفْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَوْلَ هِشَامٍ الْجَوَالِيقِيِّ وَمَا يَقُولُ فِي الشَّابِّ الْمُوَفَّقِ وَوَصَفْتُ لَهُ قَوْلَ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ.

٨۔ محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ہشام جوالیقی کا یہ قول بیان کیا کہ خدا ایک خوبرو جوان ہے اور ہشام ابن الحکم کا قول بھی بیان کیا فرمایا وہ کسی چیز سے مشابہ نہیں

باب دوازدہم (۱۲)

صفات الذات

(بَابُ صِفَاتِ الذَّاتِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ،

شیعہ مذہب

المعروف

عقائدِ جعفریہ

جلد اول

محقق اسلام شیخ الحدیث علامہ

محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ حسینیہ شیرازیہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

قَالَ الْحُسَيْنُ علیہ السلام امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

قَدْ خَذَلَتْنَا شِيعَتُنَا

تحقیق ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل کر دیا

{ شیعوں کی معتبر کتاب مقتل ابی مخلف، ص ۴۳
ناسخ التواریخ حالات سید الشہداء، ص ۱۴۷ ج ۲ }

عقائدِ جعفریہ

(جلد اول)

باب اول	اللہ، انبیاء، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اہل بیت کی شان میں شیعوں کی گستاخیاں
باب دوم	آئمہ اہل بیت کی شیعوں پر پھٹکار
باب سوم	بحث بنات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محقق اسلام شیخ الحدیث علامہ
محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ حسینیہ ○ جامعہ رسولیہ شیرازیہ
بلال گنج ○ لاہور ○ پاکستان فون 7227228

marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب ——— عقائدِ جعفریہ (جلد اول)

مصنف ——— محقق اسلام شیخ الحدیث علامہ محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ
بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

کتابت ——— راجہ محمد صدیق کیلیانوالہ شریف گوجرانوالہ

ہدیہ ———

نوٹ

کتاب ہذا عقائد جعفریہ میں ہم نے ہر موضوع پر اپنے دعویٰ کا اثبات واستدلال صرف اور صرف کتب شیعہ سے ہی کیا ہے جن چند مقامات پر سنی کتب سے استناد کیا گیا ہے وہاں کتب شیعہ سے اس کی مضبوط تائید بھی پیش کی گئی ہے اور یہی اس کتاب کا طرۂ امتیاز ہے۔

مکتبہ نوریہ حسینیہ ٭ جامعہ رسولیہ شیرازیہ
بلال گنج۔ لاہور ٭ پاکستان فون 7227228

marfat.com
Marfat.com

گستاخی ۵:۔

اللہ تعالیٰ تیس سالہ نوجوان کی طرح ہے

اصول کافی:۔

مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ بَکْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ الْخَزَّازِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰی اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ فَحَکَیْنَا لَهٗ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَبَّهٗ فِیْ صُوْرَةِ الشَّابِّ الْمُوَفَّقِ فِیْ سِنِّ اَبْنَاءِ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً وَّ قُلْنَا اِنَّ هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ وَ صَاحِبَ الطَّاقِ وَ الْمِیْثَمِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ اَجْوَفُ اِلَی السُّرَّةِ وَ الْبَقِیَّةُ صَمَدٌ فَخَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَکَ مَا عَرَفُوْکَ وَ لَا وَحَّدُوْکَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ وَصَفُوْکَ سُبْحَانَکَ لَوْ عَرَفُوْکَ لَوَصَفُوْکَ بِمَا وَصَفْتَ بِهٖ نَفْسَکَ سُبْحَانَکَ کَیْفَ طَاوَعَتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یُّشَبِّهُوْکَ بِغَیْرِکَ اَللّٰهُمَّ لَا اَصِفُکَ اِلَّا بِمَا وَصَفْتَ بِهٖ نَفْسَکَ وَلَا اُشَبِّهُکَ

marfat.com
Marfat.com

بِخَلْقِكَ اَنْتَ اَهْلٌ لِكُلِّ خَيْرٍ فَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔

(۱۔اصول کافی جلد اوّل ص ۴۹ مطبوعہ نولکشور طبع قدیم)
(۲۔اصول کافی جلد اوّل ص ۱۰۱ تا ۱۰۲ مطبوعہ تہران طبع جدید کتاب التوحید باب النہی عن الصفۃ بغیر ما وصفت بہ۔)

ترجمہ:۔

ابراہیم بن محمد خزاز اور محمد بن الحسین کہتے ہیں۔ کہ ہم دونوں امام رضا رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور ہم نے بیان کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی شب اللہ تعالیٰ کو ایک تیس سالہ نوجوان کی صورت میں دیکھا۔ اور ہم نے کہا۔ کہ ہشام بن سالم، صاحب الطاق اور میثمی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اس اللہ کا دھڑ ناف تک خالی تھا۔ اور اس سے نیچے (قدموں تک سخت اور ٹھوس تھا۔ یہ سن کر امام رضا سجدہ میں گر گئے۔ پھر کہا۔ اللہ تو پاک ہے۔ ان لوگوں نے نہ تجھے پہچانا۔ نہ تیری توحید جانی۔ اسی وجہ سے انہوں نے تجھے ایسی صفات سے یاد کیا۔ تو پاک ہے۔ اگر تجھے جان لیتے۔ تو تیری ایسی صفات بیان کرتے۔ جو تو نے اپنے متعلق خود بیان کی ہیں۔ تو پاک ہے۔ ان کے دلوں نے کیسے گوارا کیا کہ تجھے کسی دوسری چیز کے ساتھ مشابہت دے بیٹھے۔ اے اللہ! میں تیری وہی صفات کہوں گا۔ جو تو نے اپنے متعلق خود کہی ہیں۔ اور مخلوقات میں سے کسی سے تجھے مشابہت نہ دوں گا۔ تو ہر چیز کا

marfat.com
Marfat.com